من بکی علی الحسین ع او ابکی او تباکی وجبت له الجنّة

بعون الملک المنان وافضال خالق انس و جان

مرثیہ نو در حال پرملال شہادت باسعادت امام دوم

حضرت حسن مجتبیٰ علیہ آلاف التحیّة والثنا تصنیف

ابو المنصور ناصر الدّین سکندر شان دارا دربان

حضرت سلطان عالم و عالمیان محمد واجد علی شاہ اعاد اللہ ملکہ و سلطنتہ

مصرع مطلع

اقرار مصطفیٰ کا ہی واجب خدا کی بعد

بتاریخ بست و یکم ربیع الثانی ۹۵ سنه ہجری بدار الامارة کلکته

در مطبع سلطانی باہتمام رئیس الدولہ حلیۂ طبع پوشید

نامہای حق تعالیٰ از شمس اللغات
با نفع نیکو کار و راست گو
و بسیار خیر و نابست ساز

مرثیه ۱

اقرار مصطفیٰ کا ہی واجب خدا کی بعد
حُبِّ علی وجوب ہوئی مصطفیٰ کی بعد
احسانِ فاطمہ ہی عیان مرتضیٰ کی بعد
احسن ہی حال ابنِ علی فاطمہ کی بعد
محسن کو روئی حیدرِ کرار دہر مین
سبطِ نبی کی غمسی اوڑی خاک شہر مین

۲

پندرہوین ماہ پاک کی جسدم ہوئی عیان
ہجرت کا سال تیسرا یا دوسرا تہا ہان
برجِ حمل سی مہر ہوا اشرفِ جہان
عالم پہ نور و ضو سی ہوا ماہ کا گمان
عجری زبان مین نام تہا شبر امام کا
حضرت حسن زبان زدِ ہر خاص و عام تہا

۳

کنیت ابو محمد و بو القاسم منیر
سید امین و سبط و نقی مجتبیٰ اشیر
زاہد زکی و حجت و بسماین لقب کبیر
ابن گنندہ در خیبر ہی یہ امیر
لختِ دلِ بتول ضیای عیونِ دین
مہ عارض و سمن بر و مہ رو و مہ جبین

٤

اپنی زبان چسائی تھی حضرت رسولؐ نے
محنت سی انکو پالا تھا زوج بتول نے
فرع نبیؐ جمائی رخ خوش اصول نے
نام انکا ورد لب کیا جس دل ملول نے
فوراً نجات پائی جہان بھر کی رنج سی
پاوا انکی دین اچھی ہی نو لاکھ گنج سی

٥

سبقت نہ کی رسول نی رکھنی مین نام کے
اور والدین چپ رہی حضرت امام کے
آئی جو پاس خسرو خیر الانام کے
جبریل ہی تھی آگی رسول کرام کے
فرمان حق دیا کہ یہ شبّر ہین یا نبی
ہارون کی پسر سی ہی بہتر ہین یا نبی

٦

پیدا ہوئی حسن تو نبیؐ روئی درد سے
پر ہو گئی زمین و زمان آہ سرد سے
ظاہر تھی یاس و حزن و تعب روئی زرد سے
اوٹھا وہوان فراق کا پہلوئی برد سے
اسمائی عرض کی کہ فدائی رسول ہون
فرمائی سبب کہ بہت دل ملول ہون

٧

فرمایا شاہ دین نی گروہ ستم شعار
اسکو شہید کرکی وہ کیا ہینگی بر قرار
شافع نہونگا روز جزا اونکا زینہار
اسما مگر نہ فاطمہ سی کیجیو آشکار
اسواسطی زچہ پہ نہ یہہ ناگوار ہو
ایسا نہ ہو کہ رنج سی وہ سوگوار ہو

٨

شیرین بڑی ہی حسن حمل کا تہا فرق
شیر خدا بمنزل ہارون ہی مثل برق
کیونکر نہ ہوئی زیر نگین انکی غرب و شرق
انکی دعا سی فرقۂ فرعونیان ہی غرق
پیرو اوسیکی ہی جو امیر کبیر تہی
لغزش ہی پائی دین مین یہہ دستگیر تہی

٩

شکر تولد حسینی رسول نی
افزون ہی ساتہہ رکعتین کین خوش اصول نی
درجہ یہہ پایا شاہ کی حسن قبول نی
واجب کیا خدا نی ہی اور قصر و طول نی
انکو خوشی سی شامل حال عشر کیا
اور سترہ کا رکعتون گن کی گہر کیا

۱۰

گوش بہشت پاک کی گوہر ہی ہین حسن
جان بتول نور پیمبر ہی ہین حسن
سردار و سرفراز ہین سرور ہی ہین حسن
فرق جمال و حسن کی افسر ہی ہین حسن
خوش مرتبہ خلیق فقیر جہان نثار
حسن سخا یہ جسکی فدا روم و زنجبار

۱۱

احرام مین حرام ہی پشہ کا مارنا
اوسکی دیت ہی پیش خداوند دوسرا
جسنی شہید لخت جگر شاہ کا کیا
کیا حال اوسکا حشر کی دن ہوگا سامعا
حالانکہ وہ نو دو گل بستان شاہ ہی
لخت رسول ابن علی مہر و ماہ ہی

۱۲

کشتی مین فخر دیتی ہتی حضرت حسن کو شاہ
فرماتی ہتی حسین پہ و رہیو تو رشک ماہ
کی عرض فاطمہ نی تعجب ہی دین پناہ
دست کلان کو چھوٹیہ ہرگز نہ دیجئی راہ
فرمایا مصطفےٰ نی کہ مجھسی حسن دلیر
اوس سمت ہین حسین کو جبریل کرتی شیر

قطیفہ بالفتح جامہ پرزتی
و گلیم سپید و بزرگ چادر
مجیدہ از کشف اللغات
منتخب و صراح ۱۲

۱۳

احمد نے انکو حکم خدا سے رکھا ہے دوست
شیعہ کا قلب حکم نبی سے ہوا ہے دوست
انکی فروتنی نے جہان کو کیا ہے دوست
سبطین کا جو یار ہے اوسکا خدا ہے دوست
انکا قطیفہ مسند جبریل ہوتا تہا
پر اونکا انکی درد و تعب تنگی کہوتا تہا

۱۴

چلتی ہی اپنی نورون کی شمعو نمین رات کو
حقنی انہین دیا ہتا حیات و ممات کو
بخشا اثر مسیح کا ہر بات بات کو
ہر بات پر فدا کیا حق نی نبات کو
انکی عدو کا روز قیامت پتا نہین
گلی پہ اوسکی گوشت نہین اور رہا نہین

۱۵

قرآن مین ہی جو آیۂ کرسی خجستہ نام
مضبوط رسّی کا جو ہی اوس آیہ مین کلام
اوسّی مراد ہی حسنین اور علی امام
یعنی محب انہین کا ہی خلد ہی دوام
عروہ یہی ہی جسکو نہین قطع اور برید
اس رسّی مین ہی الفت حسنین کی کشید

۱۶

انکو جو دوست رکھی وہ ہو گا نبی کی ساتھ
روز جزا رہیگا نبی کی وصی کی ساتھ
میزان مین تلیگا علی ولی کی ساتھ
ہرگز نہ ہو گا روز قیامت کیسیکی ساتھ
ماوا بہشت و خلد و چمن کوثر و لبن
حامی بتولؑ و حیدرؑ و احمد احد حسنؑ

۱۷

پیش حسن ادب سی ہی تی کرتی حسین بات
گو قبضی مین ہی تی و و نوں کی موجود و ممکنات
انکی حیات احمد و حیدر کی ہی تی حیات
انکا شہید ہونا ہوا باعث ممات
عالم کی موت ہو گئی انکی شہادتین
کیونکر نہ وا حسینؑ و حسنؑ انس و جن کہین

۱۸

عابد ترین دہر ہی تی مشہور خود حسن
زاہد ترین شہر ہی تی وہ منبع حسن
فاضل ترین ناس ہی تی رنگ رخ چمن
حج کو پیادہ جاتی ہی تی اور کانٹو نکا وہ بن
راہ خدا مین پاؤن برہنہ ہی چلتی ہی تی
خوف خدا سی موم کی صورت پگھلتی ہی تی

۱۳

احمد نے انکو حکم خدا سے رکہا ہے دوست
شیعہ کا قلب حکم نبی سے ہوا ہے دوست
انکی فروتنی نے جہان کو کیا ہے دوست
سبطین کا جو یار ہے اوسکا خدا ہے دوست
انکا قطیفہ[۱] مسند جبریل ہوتا تہا
پر اونکا انکی درد و تعب تنکی کہوتا تہا

[۱] قطیفہ بالفتح جامۂ مخملی و پشمی و گلیم پیچیدہ و بزرگ چادر پنبیدہ از کشف اللغات و صراح ۱۲

۱۴

چلتی ہی اپنی نوروں کی شمعین رات کو
حقنے انہین دیا تہا حیات و ممات کو
بخشا اثر مسیح کا ہر بات بات کو
ہر بات پر فدا کیا حقنے نبات کو
انکی عدو کا روز قیامت پتا نہین
گلّی پہ اوسکی گوشت نہین اور رہا نہین

۱۵

قرآن مین ہی جو آیۂ کرسی خجستہ نام
مضبوط رسّی کا جو ہی اوس آیہ مین کلام
اوس رسّی مراد ہی حسنین اور علی امام
یعنی محب انہین کا ہی خلد ہی دوام
عروہ یہی ہی جسکو نہین قطع اور برید
اس رسّی مین ہی الفت حسنین کی کشید

۱۶

انکو جو دوست رکھی وہ ہوگا نبی کی ساتھ
روز جزا رہیگا نبی کی وصی کی ساتھ
میزان مین تلیگا علی ولی کی ساتھ
ہرگز نہ ہوگا روز قیامت کیسکی ساتھ
ماوا بہشت و خلد و چمن کوثر و لبن
حامی بتولؑ و حیدرؑ و احمد احد حسنؑ

۱۷

پیش حسن ادب سی تہی کرتی حسین بات
گو فیضی مین تہی دونونکی موجود و ممکنات
انکی حیات احمد و حیدر کی تہی حیات
انکا شہید ہونا ہوا باعث ممات
عالم کی موت ہوگئی انکی شہادتین
کیونکر نہ وا حسینؑ و حسنؑ انس و جن کہین

۱۸

عابد ترین دہر تہی مشہور خود حسن
زاہد ترین شہر تہی وہ منبع حسن
فاضل ترین ناس تہی رنگ رخ چمن
حج کو پیادہ جاتی تہی اور کانٹونکا وہ بن
راہ خدا مین پاؤن برہنہ ہی چلتی تہی
خوف خدا سی موم کی صورت پگہلتی تہی

۱۹

جب موت یاد کرتی تہی روتی تہی زار زار
خوف لحد سی پہرون وہ رہتی تہی دلفگار
روز جزا کی نام سی ہوتی تہی بیقرار
ذکر صراط سی ہی تزلزل تہا آشکار
وقت دعا وہ نعرہ سی بیہوش ہوتی تہی
ہر نماز سر سی سبکدوش ہوتی تہی

۲۰

وقت نماز عضو لرزتی تہی مثل بید
یاد بہشت و نار سی ہی کانپنی مثل بید
عقرب گزیدہ ہو گئی اور لرزی مثل بید
نام جزا سنا ہوین تہرّائی مثل بید
یاد خدا تہا ذکر زبان ہی فصیح تہی
صورت عجب طرح کی صبیح و ملیح تہی

۲۱

بو الاصفار مخبر صادق سی یہہ خبر
منبر پہ یون حسن نبی کی وعظ پیشتر
دو شہر ہین خدا کی ہی او نکا ہی اثر
مشرق کو ایک دوسرا مغرب کو ہی مگر
ہو پیکی ہین حصار انہین دو بلاد کے
ہر شہر مین ہزار ہین دروازی یاد کے

۲۲

ستر ہزار طرح کی دو نوین ہی زبان
ہر ہر گروہ کا ہی ہر اک سی الگ بیان
مین جانتا ہون جملہ لغت اونکی دوستان
اون دونون مملکت کا ہون مین پیشوا عیان
یابھائی میرا حجت اہل بلاد ہے
جو مجھکو یاد ہی وہی جو بچکو یاد ہے

۲۳

بیٹھا ہٹا ایکدن سر خوان ماہتاب دین
ٹڈی کہین سی آکی گری خوان مین وہین
عباس کی پسر نی یہہ کی عرض بہ جبین
عبداللہ میرا نام ہی ہون خادم قرین
فرمائیے کہ بال ملخ پر ہی کیا لکہا
فرمایا شہ نی سنئیے یہہ ارقام ہی کیا

۲۴

مین وہ خدا ہون بہیجتا ہون گاو ہونکو
یعنی ٹکا کی کہا وا نہین صید تم کرو
وقت غضب اسیکو مرا حکم ہی سنو
جملہ غذائی انس کو کہا جاوا ور اڑو
عبداللہ سر کو چوم کی بولا امام ہو
کیون کہہ نہ زیب عرش تمہارا کلام ہو

۲۵

هان اى عروس كلك نقاب سيه اوٹها
هان اى مداد چشم حباب سيه اوٹها
هان باغبان دست گلاب سيه اوٹها
هان ساقى خيال تو آب سيه اوٹها
گلدسته كركى باغ طبيعت نهال كر
طوطى هون چپ زبانسى وه بول چال كر

۲۶

اک روز ابن شیر خدا رشک مهر و ماه
سجّادی پر نماز مین مصروف حق تهی واه
بدویّه ایک زن صفت باد و برق و آه
خوش خلق خوش مزاج خوش اطوار خوش کلاه
خوشروئی سی قمر کو وه بیتاب کرتی تهی
هر نقش پا کو عارض مهتاب کرتی تهی

۲۷

عاشق هوئی جمال جهان تاب پر وه زن
مهر رخ حسن په نمایان هوئی کرن
بیتاب هو کی آئی وه پیش سر سمن
مولا نی مختصر کیا واجب پئی سخن
فرمایا حاجت اپنی بیان کر زبان سی
تصدیق هو کلام کی تیری بیان سی

۲۸

کی عرض زوج رکہتی ہین ای قمر نژاد
صدقہ رخ صبیح کا مجہکو بہی رکہتی یاد
عرضی یہ میری خواہش نفسی کی ہوئی صاد
ضایع کرین نہ میری تمنا کو برق و باد
عاشق ہون مجہکو وصل سی ممتاز کیجئی
پوری ہون آرزوئین سرافراز کیجئی

۲۹

فرمایا شہہ نی دور ہوا ای باعث عذاب
ابن علی نہ ہوئیگا مستوجب عقاب
رونی لگی عذار ہوئی صورت گلاب
ہچکی اوسی لگی تو سر چشم آب آب
چشم حسن بہر آئی جو اس پیچ و تاب سی
نالہ روان ہوا دہن شیخ و شاب سی

۳۰

وست زن حسینہ مین تہا دامن حسن
بد رنگ اوسکی حسن سی تہا عارض چمن
نرگس کی جام آنکہین تہین اور غنچہ سان دہن
یا یاسمن عذار تہی دندان دُرِ عدن
وہ کہینچتے تہی انکو کنارہ یہہ کرتی تہی
وہ روتی تہی یہہ روتی تہی سب سانسین بہرتی تہی

۳۱

گریہ ہوا شدید تو آئی وہان حسین
دیکھا کہ رو رہی ہین وہ دونون ہی بیچین
جو آتا ہی وہ روتا ہی کرتا ہی شور و شین
اور ٹھنڈی سانسین بہرتا ہی ابن شہ حنین
اونکی صدائی گریہ یہان وہان سے گئے
صوت شدید عشق کی تا آسمان گئے

۳۲

امید منقطع ہوئے اوس زن کے اور گئی
حضرت نی خیمہ لادا وہ منزل یون ہی گئے
مذبوح کربلا نی نہ کچھہ اسمین بات کی
تعظیم سی بزرگی کی مٹھی بند ہی رہی
کچھہ شرح رنج واہ والم شاہ نی نہ کی
بحث غبار چرخ رخ ماہ نی نہ کی

۳۳

شبیر ہوئی جو خواب سی بیدار ایکشب
رونی لگی سحاب کے مانند بی سبب
شبیر نی یہہ عرض کی شاہنشہ عرب
دل مانتا نہین ہی کسی طرح سی بس اب
کیا وجہ ہی جو اشک بہر آئی عیون مین
اک جوش ہی حضور برادر کی خون مین

٣٦

روني لگا مين ديکهه کي يهه حال خواب مين
روئي سوال کهولا انهي نے جواب مين
وندان سوال سي بني آئينه آب مين
رنگت بي عذار سي برگ گلاب مين
يوسف يهه بولي تم په فدا ميري والدين
کيون روئي اي حسن نهين اب مجهکو ذره چين

٣٥

يوسف کو مينی خواب مين ديکها بصد جمال
وه حسن وه نضارت و خوشروئي و کمال
جعد معنبرين وه رخ مشک بال بال
رشک خور و قمر وهن اور ايک ايک گال
هر جا سي لوگ بهر تماشا جو آتي هين
انوار روئي يوسفي سي جهلملاتي هين

٣٧

فرمايا خواب ديکها هي گريان هي وسي آنکهه
رويا مين جو که گذرا هي نالان هي وسي آنکهه
نادم هي گرچه خواب مين بي خوان هي اوسي آنکهه
گلزار هي جو خواب بيابان هي اوسي آنکهه
جبتک مين زنده هون نه اسي نقل کيجيو
لو کهتا هون مين خواب کو اي بهائي تم سنو

۳۷

گریہ کا کیا سبب ہی جگر تلملاتا ہی
یوسف نثار پایۂ دل تہرتہراتا ہی
بولی حسن کہ خار مصیبت ہلاتا ہی
قصّہ زلیخا کا مجھی اب یاد آتا ہی
عاشق ہوئی تمہاری وہ کسطرح ای اخی
آزار تمنی کہینچے ملی قید بی بسی

۳۸

زندان مین تم ہتی حال ہتا یعقوب کا بتر
انکو نہ تہی تمہاری اسیری کی کچہہ خبر
تمکو نہ حکم ہتا کہ وہان سی کرو سفر
کیا کیا تعب وہ کہاتا ہتا اس آہ کا اثر
یہہ یاد کر کی رو یا ہون مولا کی سامنی
کیا رنج تم کو ہوگا زلیخا کی سامنی

۳۹

یوسفؑ نی در جواب کہا ای اخی حسنؑ
بدویہ زن سی بڑہ کی نہین ہی یہہ سب سخن
اوسنی تو چکہا ذائقۂ سیب بنک تن
اسنی نپایا بوسۂ رخسار و خوش ذقن
اوسکو جوانی حق نی عطا کی وصال مین
یہان خوف سی سفیدی ہوئی بال بال مین

٤٠

بستان لطف شہ نی ایک کو درہم عطا کئی
مدح و صفت سی کان نہ پہر آشنا کئی
وعدی کئی کسی سی تو بالکل وفا کئی
طبّاخ خوان بخشش آقا کسا کئی
دریا تہا غرق بحر سخاوت کی سامنی
اور باولی زلیخا تہی چاہت کی مٹنی

٤١

اک روز ماہتاب سما مہر چرخ حُسن
نجم رخ جمال و حیا مہر چرخ حُسن
ہور سما مہر و وفا مہر چرخ حُسن
نور کمال عشرّ و علا مہر چرخ حُسن
پیش گدائی شہر کہ وہ لوگ تہی فقیر
بہر ضیافت آگی اونین مین تہی جائی گیر

٤٢

کیا انکسار طبع شریف حسن مین تہا
کیا عجز طینت شہ دین و زمن مین تہا
لفظ غرور و کبر نہ ہرگز سخن مین تہا
خوف خدا سی رعشہ ہمیشہ بدن مین تہا
مطبوع طبع خرد و کلان یہ امام ہے
زہرا کی لاڈلی کا ستمکش ہی نام ہے

۴۳

اعجاز بات بات مین ابن علی کی تہا
شاخ درخت خرما ہوئے سبز بر ملا
اس درجہ خرمی لائی کہ جھکنا ہوا روا
سب قافلی نی کہائی وہ خرمی شکم بہر
قربان ہمت شہ اخضر قبا کی مین
قربان بخشش ولد مرتضا کی مین

۴۴

اقوال نیک سبز قبا اب بیان کرون
مخفی امور ارض وسما ہی عیان کرون
قول حسن کسی سی نہ اسدم نہان کرون
کاہ فزائی دشت کو کوہ گران کرون
مرغان سدرہ صلّ علے ہر زمان کہین
الہام میری کلک کو پیر وجوان کہین

۴۵

باطل مین حق مین فرق ہی جسطرح چشم وگوش
دیکہا جو حق ہی کان سی باطل کا ہی خروش
مقدار مدّ چشم ہی ارض وسما کا جوش
اور شرق وغرب مدّت یکروزہ ہی خموش
شیطان کا نام ہی جو قزح قوس حق کی ہی
افزون ہی روزی اوسی ہیئة آیت سبق کی ہی

١٧

۴۶

قوس خدا امان ہی اہل زمین کو سبب
سُن لو مخنّث اوسکو ہین کہتی کہ با سبب
زن ہی ہو مرد ہی ہو وہ بی رنج او تعب
معذور ایک حکم سی رکہنا ہی اوسکو کب
گر محتلم ہوا تو وہ داخل ہی مرد و مین
حائض ہوئی تو زن ہی نہ شامل ہی دو مین

۴۷

پستان بلند ہون تو علامت یہہ زن کی ہے
اور دہار بول گاہ کی تیزی بدن کی ہے
بیشک یہی ہی مرد حکایت حسنؑ کی ہے
مادہ شتر کی طرح یہہ صورت محن کی ہے
بیشک وہ زن ہی بول ہو جسیدہ کہاں سے
دفع فضول آپ سی ہون بال بال سے

۴۸

دس چیزین بعضی بعض سی ہین سخت تر زیاد
پہلی ہی سنگ اوسیہ ہی آہن کو اٹّہا د
وہ سنگ سی بہی بڑہ کی ہی کہتی ایسکو باد
کسطرح سی تراشتا ہی جیسی برق و باد
سمجہو کہ سخت تر ہی زیادہ دیہہ سنگ سی
بد رنگ وسکو کرتا ہی یہہ اپنی رنگ سی

۴۹

آہن سی سخت تر ہوئی آتش گلاتی ہی
اور آب آگ سی ہی سوا عقل جاتی ہی
ہر لو کو اوسکی شورش باران بجھاتی ہی
اور حکم ابر پانی کی صورت مٹاتی ہی
لیکن سحاب کی ہین پانی سی سخت ہین
جب تک نہ حکم جاری ہو سب ایک لخت ہین

۵۰

اور سخت تر سحاب سی نظر آئی دی ہوا
اک لحظہ مین سحاب کو کر دیتی ہی فنا
اور سخت تر ہوا سی فرشتہ ہی وہ بنا
فرمان مین جسکی باد ہی ہر صبح و ہر مسا
اوسی ہی سخت تر ملک الموت کا ہی نام
جو اوس ملک کی روح ہی کر دیوے گا تمام

۵۱

اور موت سخت تر ملک الموت سی ہوئی
یعنی اونہین ہی مرگ ہی ثابت ہی یہہ سبھی
حکم خدا ہی موت سی بھی سخت تر اجی
کار ملک نہ دانش اموات نہ سعی
سبحان ربہ و بحمدہ یہہ ذات ہی
اوسکی رضا و حکم سی کل کائنات ہی

۵۴

دیتا ہون یارو مخبر صادق سی یہہ خبر
فرماتی تہی حسن یہی لوگون سی پیشتر
مین ہون شہید زہر ستم دوستو اگر
رونا ضرور کرنا بکا ہی برہنہ سر
کی عرض کسّی حرکت بیجا یہہ ہوئیگی
نہر ستم یہہ سم کی کدہر سی ڈبوئیگی

۵۳

ہان ای قلم شہادت آقا کا حال لکہہ
گذرا جو کچہہ جہان پہ ملال و کلال لکہہ
جو امر حق ہوئی طلب بی سوال لکہہ
ایسی سخی کا حال وفات و مآل لکہہ
اب مضمحل بنا دل پیر و جوان کو تو
تحریر مین دکہا دی نہان و عیان کو تو

۵۲

ختم کلام ابن یداللہ ہو چکا
اس نظم کا خدائی جہان واردی صلا
کیا خامہ کیا طبیعت و جودت لکہا ہوا
خواہش نہ زر کی اور نہ تمنائی کیمیا
امید ہی جناب امام حسنؑ سی اب
مطلب کی بر آئین مری دور ہون تعب

۵۵

فرمایا یا کنیز ہی یا زن ہماری ہی
مظلوموں پر خدا کا ہی حکم جاری ہی
لوگوں نی عرض کی جو عدو وہ تمہارا ہی
بدبخت ہی وہ شیعوں کی جانوں پہ بھاری ہی
فرمایا شہ نی مرگ مری ہی اوسکے ساتھ ہی
روز ازل سی باندھا ہی اللہ نی یہ ساتھ ہی

۵۶

نامہ لکھا معاویہ نی شاہ روم کو
آگاہ کر دیا سر مقصد سی شوم کو
صدمہ دیا قلیج نی بازوی بوم کو
مثل سخی بنا دیا کنجوس سوم کو
زہر کشندہ مانگا جو اوس نی جفا کی ساتھ
بولا وہ شاہ حیرت و رنج و بلا کی ساتھ

۵۷

مذہب میں میری کب یہ روا ہی معاویا
بیجان کروں کسی کو بغیر مقابلا
لکھا معاویہ نی کہ ای شاہ باوفا
میرا ہی وہ پسر ہی یہ جس کا ہی حوصلا
پیغمبری کا دعوی وہ کرتا ہی تخت پر
نازاں ہوا ہی آج کل اپنی تخت پر

۵۸

وہ چاہتا ہی سلطنت بندہ کا زوال
دشمن پسر ہی باپ کا جینا ہی اب محال
مین چاہتا ہون زہر کا وسی کرون وصال
بندی خدا کی رنج سی چھٹ جایئن ہون نہال
تحفی بہت سی بھیجی ہین حضرت کو لیجئے
ہدیون کی بدلی زہر ہلاہل کو دیجئے

۵۹

ان شرطون اور وعدون سی بھیجا تھا اوسنی زہر
وہ زہر تھا کہ جسنی امامت کا لوٹا شہر
جانو نہ بد تماشون کی اللہ کا تھا قہر
اک آن مین تمام ہوا فاطمہ کا مہر
آب و نمک جہان کا لٹا ایک آن مین
غل ایک گھونٹ سی ہوا کون و مکان مین

۶۰

جبریل نی پکڑ لیا سر اور اڑائی خاک
حورون نی عارض و رخ و تن پر لگائی خاک
آئینہ جمال خدا تک بھی آئی خاک
حورون نی بدلی افشان کی مونہہ پر جمائی خاک
کرّوبیون نی سینون سی ماتم کو ضم کیا
خلد و بہشت عدن مین زہرا نی غم کیا

٤١

واحسرتا ابو الطیب حسن مین ده رایم
جان ان علی فرزند فاطمه زهرا ایدی
ای سوگوار بعد لکیسی یعنی بیسی قسم
احمدکی ابعد لکیسی سسم یعنی بلسبی بن دی
یعنی فاطمه سبسیسی یعنی ایکی کی
قطامه ... علی کی سیاتی

٤٢

حضرت حسن کوزندن یاره دیاده واصبتیا
بی پای بی سایه بر قدر قدر عدوا
بشر کی کاسمی کیدر عبد بن هم عدوا
جعده لعینه یکی زهر بن ابسیسی بی وفا
ازتن حریری احمدی کیسی از ادواسطی

٤٣

نازك عدو شعرسه کیاوقهر عدویا
بالعین کلام بیتی یاسین کس عدو
بی یتیمه نزار غصه ده سس عدو عین
جوان طابس عین حاکم کی ایدی وطشت عین
بختن دل حسن عدو کس یکی عین
بنی روادان عبد عدو کیی ده یاد و شیت

٦٤

جبریل نی پر و نسی دو ہاتھ لگائی خوب
ہی ہی جمال مصطفوی کا ہوا غروب
کیونکر برشتہ درد جگر سی ہون قلوب
دل کہتا ہی بدنکو کہ دریائی غم مین ڈوب
کی چرخ نی مخالطت بد حسنؑ کی ساتھ
قمری نی ولولہ کیا سرو سمن کی ساتھ

٦٥

بہائی نی مونہہ پہ بہائیکی مونہہ رکہکی رو دیا
اس رونی سی قیامت کبریٰ ہوئی بپا
اک مہر ایک ماہ جو اک نور اک صفا
اک سبز ایک زرد تو اک نجم اک جلا
ہل ہل گئی ستون فلک کانپنی لگی
حورین جو خم ہوئین تو ملک کانپنی لگی

٦٦

کہتی تہی شیعہ حیف ہہ آقا ہمارا ہی
زینب پکارین سیدِ عالم کو مارا ہی
ای بہائی تیرا ہجر مجہی کب گوارا ہی
کلثومؑ کی طرف ہہ حسنؑ کا اشارا ہی
رونا نہ میری بعد نہ کرنا بدن کو چاک
سر کہولنا نہ ڈالنا رخسار و تن پہ خاک

۶۷

قاسم کو سینی سی کبھی لپٹاتی ہین حسنؑ
عمو پہ جان نثاری کو سمجھاتی ہین حسنؑ
ہر لحظہ مثل پہول کی کمہلاتی ہین حسنؑ
افسوس اس جہان سی اب جاتی ہین حسنؑ
بہائیکو جانشین بناتی ہین مجتبےٰ
اسرار بہید جملہ بتاتی ہین مجتبےٰ

۶۸

رخسار سبز طوطی باغ حسن ہوا
آفت رسیدہ یون شجر مصطفا ہوا
آتش زدہ ہر اچمن مرتضا ہوا
یون لطمہ خور فنا کا گل فاطما ہوا
مرغان سدرہ پیٹنے لگی آشیانو مین
باقی رہی نہ جان فرشتون کی جانو مین

۶۹

عمر مبارک حسنی چہل و ہفت تہے
آخر صفر کا ماہ تہا اور پنجشنبہ تہے
افسوس فاطمہ کو لحد مین یہہ لو لگی
آب فنا سی روز جزا تک نہ پہر بجہی
لعن خدا العین پہ دل تلملا گئے
رخسار انس و جان پہ پسینی سی آ گئے

۲۹

پہر والدہ کی قبر پہ لیجائیو مجہی
اور عائشہ لعینہ سے بچائیو مجہی
جلدی سی تم بقیع مین وہان لائیو مجہی
بعد اوسکی پہر بقیع مین دفنائیو مجہی
یہ کہکی مرغ روح حسن خلد مین گیا
دنیا و دین کا شاہ زمن خلد مین گیا

۳۰

غسل و کفن کی بعد سر قبر جدّ پاک
لیجائیو ضرور اور ڈالنا ہی سر پہ خاک
مونہہ پر پڑی ہو گرد گریبان ہوئی چاک
بہائی بہت نہ اپنی کِئِم تم کیجیو ہلاک
تازہ کرو نگا عہد رسول خدا سی مین
نانا کی بعد لیٹو نگا مشکل کشا سی مین

۳۱

رحلت کی وقت بہائی سی فرمایا شاہ نے
پیشر سی کہا شہ انجمن سپاہ نے
یون مہر سی خطاب کیا روئی ماہ نے
گویا کیا زبان کو پروین کلاہ نے
ای بہائی بعد مرگ مجہی لیکی جائیو
قبر محمدؐ عربی کو دکہائیو

۴۳

پیشتر کو جو کی تھی وصیت عمل کیا
حضرت حسنؑ کو رکھکی جنازہ اوٹھا لیا
روضی پہ لائی ختم رسل کی وہ پیشوا
بعد نماز داخل مسجد وہ شہ ہوا
نزدیک قبر احمد مختار جب کہ لائی
اخباریون نی عائشہ کو پرچی یہہ دکہائی

۴۴

یعنی حسن کو لائی ہین نزدیک قبر پاک
اور چاہتی ہین دفن کرین روحنا فداک
ملعونہ خود سی ہو گئی سر پر اوڑالی خاک
بولی حسنؑ سی اور بتی سی رہی بیباک
ہرگز گوارا ہو گا نہ اس دینازادی کو
مین غم شمار کرتی ہون احمد کی شادی کو

۴۵

استر پہ زین پیچ کی وہ زن ہوئی سوار
کف موہنہ مین لائی خشم زدہ بنت یار غار
جلدی سی آئی قبر محمدؐ پہ مثل مار
او پیچ و تاب کہا کی یہہ بولی وہ بیقرار
لیجاؤ میری گہر سی جنازہ حسنؑ کا تم
سامان کرو یہان پہ نہ گور و کفن کا تم

۱۸

جنگ جمل مین اونٹ پہ جا کر ہوئی سوار
بیٹھی گدہی پہ آج کی دن جا کی راہ مار
ہاتھی پہ بہی چڑہی گی وہ اک روز نابکار (ناﻻئق)
بعد رسول پاک نہ گہر مین ہوا قرار
گہ لشکروںمین پہرتی تہی نصارونکی قرین
استر پہ گاہ بیٹھتی تہی کہینچکر وہ زین

۱۷

مروان بنی امیہ کو آواز دیتا تہا
مروانی جمع ہونی لگی زور بڑہ گیا
چالیس شخص عائشہ کی ساتہہ بر ملا
باشر و فتنہ آئی وہ ملعونہ پر دغا
کہتی تہی سب سے پہیر دو حضرت حسن کی لاش
گلزار سی نکال دو سرو سمن کی لاش

۱۶

پردہ دریدہ احمد مختار کا نہو
آباد پہلوی سید ابرار کا نہو
زردار سی مقابلہ ناچار کا نہو
مدہوش سی مکالمہ ہشیار کا نہو
بولی کہ سر پہ باقی ہی جبتک کہ ایک بال
دفن حسن ہی پہلوی ابرار مین محال

۷۹

فرمایا یہ حسین نی ای بنت یار غار
تو خود تو پردہ دری ہی نہین مجھسی شرمسار
بعد نبی یہ فعل شنیعہ ہین آشکار
فرمایا تھا نبی نی نکلنا نہ گھر سی یار
کیا وعظ احمدی کو کیا ختم واہ واہ
اوروں کو کر رہی ہو اک سمت سی تباہ

۸۰

بھائی مرا نہ کرتا وصیت تو دیکھتی
کیسا سلوک کرتا مین بتاتا اجنبی
افسوس ہی کہ بھائی نی چشم غزالہ دی
کھلجائی تیری پردہ دری میری بیکسی
بولی بنی امیہ کہ ہم سب دلیر ہین
ان جیتون مین ہماری یہ جبتک کہ تیر ہین

۸۱

شمشیرین قبضوں مین ہین کمانین ہین دوش پر
ممکن نہین کہ عائشہ کو مل سکی ضرر
نعش حسن کو دفن کروگی یہان اگر
تلوار وہ چلیگی کہ گر جائینگی بشر
یہہ کہکی بس کمانونکو کھینچا لعینوں نی
باران تیر کا بہیجدیا فتح بینون نی

۸۲

مرغان تیر سن سی جو بولی غضب ہوا
شہ پر بڑہا کی دوش جو کہولی غضب ہوا
میزان بدین بازو جو تولی غضب ہوا
پیکان سرد بن گئی اولی غضب ہوا
بارش ہوئی جنازۂ سیّد پہ تیرونکی
آنکہین سفید ہو گئین روشن ضمیرونکی

۸۳

کہتا تہا کوئی ختم ہی درویشی و دل گٹا
اس شخص کی جنازہ پہ یہہ حوصلہ کیا
کہتا تہا کوئی ابن علی تہی یہ مین فدا
مظلومی تم تلک ہی تمہی ہو سروفا
ابن کریم اپنی کرامت دکہائی
امّت پہ اپنی نانا کی شفقت دکہائی

۸۴

یہہ نا سمجھہ ہین آپ ہین فہمیدہ متّقی
افلاک اُلٹین اک نظر کج اگر ہوئی
اللہ دیگا انکو سزا ہوگی لعنتی
نار جحیم انکی لئی ہین یہہ دوزخی
یہہ کہکی شیعہ روتی تہی ٹکراتی تہی محب
دل اپنی تہام تہام کی غم کہاتی تہی محب

قطعہ

شفتالو تیرا کی جان ذکی پیتان سی
پیدا ہو مرغ خلد سی بازو کی ماہ سی
لب ہی قلم بیان ہو کی مضمون سی
ارض ہی تقیح خانی بو کی دین کلاہ سی
اقلیم حسن سی مالک ہو جہاں کی بجائی کی ہو
ای سیر ب جہاں داور ب

تمام شد

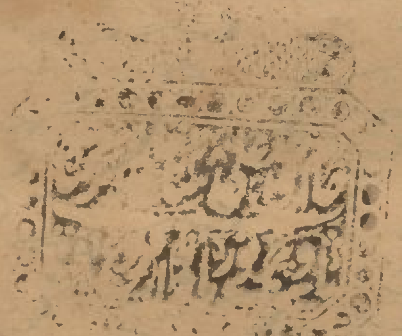

at-i 'Alī Akbar.

08